السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لندن سے محمدامین تحریر کرتے ہیں کہ میرے ایک دوست کی بیوی نے یہاں کے قانون کے مطابق کورٹ کے ذریعے طلاق حاصل کرلی ہے لیکن اس کے خاوند نے نہ تو اسے طلاق دی اورنہ بیوی نے طلاق مانگی بلکہ انگلش طلاق کے بعداس نے دوسری جگہ شادی بھی کرلی ہے ۔کیا یہ صحیح ہے؟ شریعت کے مطابق وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کوئی بھی غیر مسلم شخص کسی کا ولی نہیں بن سکتا اورنہ ہی غیر مسلم جج اسلامی شریعت وقانون کے مطابق شادی کو ختم کرسکتا ہے۔اگر کوئی خاوند بیوی کو ناجائزتنگ کرتا ہے اور محض پریشان کرنے کے لئے اسے طلاق نہیں دیتا تو بیوی کسی بھی اسلامی سینٹریا ادارے سے رجوع کرسکتی ہے۔لیکن ہمارے معاشرے مین اس سلسلے میں کافی پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں اس لئے برطانیہ میں علمائے کرام نے اس مسئلے کو خاطرخواہ طریقے سے حل کیا ہے اور مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے اس مسئلے کوخاطر خواہ طریقے سے حل کیا ہے اور مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کی نمائندہ تنظیم ''اسلامی شریعت کونسل'' قائم کی جاچکی ہے جوعائلی مسائل کے حل کےلئے گزشتہ چارسال سے نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔اسلامی طلاق وضع وغیرہ جیسے مسائل کے سلسلے میں خواتین اس کونسل سے رجوع کرسکتی ہیں۔

یہاںایک اوربات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اصولی طورپر توکوئی غیر مسلم جج یاعدالت اسلامی نکاح نہ توڑسکتی ہے نہ طلاق کا حکم دے سکتی ہے لیکن اگرخاوند خوداس طرح کی عدالت کے سامنے جاکریا تحریری طورپر طلاق دیتا ہے توپھر انگلش طلاق کے ساتھ اسلامی طلاق بھی خودبخودہوجائے گی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص406

محدث فتویٰ